www.XtremePapers.com

O

UNIVERSITY OF CAMBRIDGE INTERNATIONAL EXAMINATIONS
General Certificate of Education Ordinary Level

FIRST LANGUAGE URDU **3247/02**

Paper 2 Texts **May/June 2009**

1 hour 30 minutes

Additional Materials: Answer Paper/Booklet

6526732115

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

If you have been given an Answer Booklet, follow the instructions on the front cover of the Booklet.
Write your Centre number, candidate number and name on all the work you hand in.
Write in dark blue or black pen.
Do not use staples, paper clips, highlighters, glue or correction fluid.

Answer **one** question from **each** section.
One answer must be a **passage-based question** and **one** must be an **essay question**.

At the end of the examination, fasten all your work securely together.
The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے

جواب لکھنے کی کاپی میں مہیا کی گئی جگھوں پر اپنا نام، سینٹر نمبر اور امیدوار کا نمبر لکھیں۔

صرف نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کریں۔

جواب لکھنے کے لئے مہیا کی گئی علیحدہ کاپی پر اپنا جواب اردو میں تحریر کریں۔

اسٹیپل ، پیپر کلپ، ہائی لائیٹر، گوند، کریکشن فلوئڈ مت استعمال کریں۔

لغت (ڈکشنری) استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

صرف دو سوالوں کے جواب لکھیں۔ ایک سوال حصہ اول شاعری سے کریں اور دوسرا سوال حصہ دوم نثر سے ایک سوال

اقتباس سے متعلق اور دوسرا سوال مضمون پر مبنی ہونا لازمی ہے۔

اس پرچے میں ہر سوال کے مارکس بریکٹ میں دیئے گئے ہیں۔[ ]

اگر آپ ایک سے زیادہ جوابی کاپیاں استعمال کریں تو انہیں مضبوطی سے ایک دوسرے سے نتھی کر دیں۔

This document consists of **6** printed pages and **2** blank pages.

SP (SLM/TL) V02147/2
© UCLES 2009

UNIVERSITY *of* CAMBRIDGE
International Examinations

[Turn over

Section 1: Poetry

حصہ غزل

جس سر کو غرور آج ہے یاں تاج وری کا
کل اُس پہ یہیں شور ہے پھر نوحہ گری کا
آفاق کی منزل سے گیا کون سلامت
اسباب لٹا راہ میں یاں ہر سفری کا
زنداں میں بھی شورش نہ گئی اپنے جنوں کی
اب سنگ مداوا ہے اس آشفتہ سری کا
ہر زخم جگر داورِ محشر سے ہمارا
انصاف طلب ہے تری بیداد گری کا
صد موسم گل ہم کو تہ بال ہی گزرے
مقدور نہ دیکھا کبھو بے بال و پری کا
لے سانس بھی آہستہ کہ نازک ہے بہت کام
آفاق کی اس کارگہِ شیشہ گری کا

سوال نمبر 1۔

ا) مندرجہ بالا غزل کو پڑھنے کے بعد ایک غم زدہ اور فریاد کرتے ہوئے شخص کی تصویر آنکھوں کے سامنے پھر جاتی ہے۔ غزل کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔ [10]

ب) میر تقی میر نے اپنی غزلوں میں حسن پیدا کرنے کے لیے تشبیہات اور استعارات کا بہت ہی خوب صورت استعمال کیا ہے۔ اُن کی نصاب میں شامل غزلوں کے حوالے سے اپنی رائے کا اظہار تفصیل سے کیجیے۔ [15]

سوال نمبر 2۔ فیض احمد فیض موجودہ دور کے ان شعراء میں سے ہیں جن کی شاعری کی بنیاد ٹھوس حقیقتوں پر ہے۔ انھوں نے ملکی حالات اور محبوب کے غم کو بڑی حقیقت پسندی سے اپنی شاعری میں بیان کیا ہے۔ اُن کے کلام کے حوالے سے تفصیلی بحث کیجیے۔ [25]

© UCLES 2009

حصہ نظم

(۱) او دیس سے آنے والے بتا!

او دیس سے آنے والے بتا!
کس حال میں ہیں یارانِ وطن؟
آوارہ غربت کو بھی سنا
کس رنگ میں ہے کنعان وطن؟
وہ باغ وطن، فردوس وطن
وہ سرو وطن، ریحان وطن
او دیس سے آنے والے بتا

(۲) او دیس سے آنے والے بتا!

کیا اب بھی وہاں کے باغوں میں
مستانہ ہوائیں آتی ہیں؟
کیا اب بھی وہاں کے پربت پر
گھنگور گھٹائیں چھاتی ہیں؟
کیا اب بھی وہاں کی برکھائیں
ویسے ہی دلوں کو بھاتی ہیں؟
او دیس سے آنے والے بتا!

سوال نمبر 3۔

ا) اختر شیرانی کی اس نظم کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ انھوں نے سوالوں کے ذریعے اپنے وطن کی خوبصورتی کو بیان کرتے ہوئے وہاں کے مناظر اور دوستوں یاروں کو بھی یاد کیا ہے۔ مثالیں دے کر اس بیان کی وضاحت کیجیے۔ [10]

ب) ترنم اور موسیقی، منظر کشی اور زبان و بیان کی سادگی مندرجہ بالا نظم کی اہم خصوصیات ہیں۔ مثالوں کے ذریعے اپنے خیالات کا اظہار تفصیل سے کیجیے۔ [15]

سوال نمبر 4۔ مولانا الطاف حسین حالی کی نظم ''مسدس حالی'' ملت اسلامیہ کے عروج و زوال کی تاریخ ہی نہیں بلکہ ملی بے حسی کا ذکر بھی ہے۔ جسے حالی نے اپنے سادہ اور دلنشین انداز میں لکھا ہے۔ نظم کے حوالے سے مولانا حالی کی شاعرانہ خصوصیات پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیے۔ [25]

Section 2: Prose

حصہ نثر مضامین

ایک شخص کو دیکھتا ہوں کہ اس کی پیٹھ پر بھاری سے بھاری اور بڑے سے بڑا بوجھ ہے مگر خوشی خوشی اٹھائے چلا آتا ہے۔ جب پاس آیا تو معلوم ہوا کہ یہ ایک کبڑا ہے اور آدم زاد کے انبارِ رنج والم میں اپنے کبڑے پن کو پھینکنے آیا ہے کہ اس کے نزدیک اس سے زیادہ کوئی مصیبت نہیں۔ اس انبار میں انواع واقسام کے سقم اور وہ امراض بھی تھے جن میں بعض اصلی تھے اور بعض ایسے تھے کہ غلط فہموں نے خواہ مخواہ انہیں مرض سمجھ لیا تھا۔ ایک بوجھ مجھے اور نظر آیا جو امراض آدم زاد پر عارض ہوتے ہیں، ان سب کا مجموعہ تھا یعنی بہت سے حسین نوجوان تھے کہ اپنے ہاتھوں کی کمائی یعنی امراضِ نوجوانی ہاتھوں میں لیے آتے تھے مگر میں فقط ایک ہی بات پر حیران تھا اور وہ یہ تھی کہ اتنے بڑے انبار میں کوئی بے وقوفی یا بداطواری پڑی ہوئی نہ دکھائی دی۔ میں یہ تماشے دیکھتا تھا اور دل میں کہتا تھا کہ اگر ہوس ہائے نفسانی اور ضعفِ جسمانی اور عیوب عقلی سے کوئی نجات پانی چاہے تو اس سے بہتر موقع نہ ہاتھ آئے گا۔ کاش کہ جلد آئے اور پھینک جائے۔ اتنے میں ایک عیاش کو دیکھا کہ اپنے گناہوں کا بوجھ اٹھائے بے پروا چلا آتا ہے۔ اس نے بھی ایک گٹھڑی پھینک دی مگر جب دیکھا تو معلوم ہوا کہ گناہوں کے عوض اپنی عاقبت اندیشی کو پھینک گیا۔ ساتھ ہی ایک چھٹے ہوئے شُہدے آئے۔ میں سمجھا کہ یہ شاید اپنی کوتاہ اندیشی کو پھینکیں گے مگر وہ بجائے اس کے اپنی شرم وحیا کو پھینک گئے۔

سوال نمبر 5۔

ا) دیئے گئے اقتباس میں مصنف کس خواہش کا اظہار کر رہا ہے اور اس خواہش کے پورا ہونے میں اُس کو کیا فوائد نظر آتے ہیں؟ تفصیلی جواب تحریر کیجیے۔ [10]

ب) ''انسان کسی حال میں خوش نہیں رہتا'' میں مولانا محمد حسین نے بڑی خوب صورتی کے ساتھ وہم کی تصویر کشی کی ہے۔ مندرجہ بالا اقتباس اور مضمون کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار تفصیل سے کیجیے۔ [15]

سوال نمبر 6۔ ''پریم چند کے افسانوں کی نمایاں خصوصیت اُنکی حقیقت نگاری ہے۔ اُنہوں نے اپنے لیے اُن موضوعات کو چنا جن کا وہ قریب سے مشاہدہ کر چکے ہیں۔'' آپ اس بیان سے کس حد تک متفق ہیں شامل نصاب افسانے کے حوالے سے اپنی رائے کا اظہار کیجیے۔ [25]

مرأۃ العرُوس

محمد عاقل نے آخر مجبور ہو کر رات کا تمام قصہ ماں کے روبرو بیان کیا۔ سننے کے ساتھ ہی ماں کو کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔ لیکن عورت تھی بڑی دانش مند، کہنے لگی ''ہر چند میری تمنا یہ تھی کہ جب تک میرے دم میں دم ہے، تم سب کو اپنے کلیجے سے لگائے رہوں اور تم دونوں بھائی اتفاق سے رہو۔ لیکن میں دیکھتی ہوں تو سامان الٹے ہی نظر آتے ہیں۔ لو آج میں تم سے کہتی ہوں کہ بیاہ کے بعد دوسرے مہینے سے مزاج دار بہو کا ارادہ الگ گھر کرنے کا ہے۔ تم جو دس روپے مہینے کے مہینے لا کر مجھ کو دیتے ہو، ان کو نہایت ناگوار ہوتا ہے۔ آئے دن میں تمہاری بی بی کی سہیلیوں سے سنتی رہتی ہوں کہ بہو بلی ماروں کے محلے میں مکان لیں گی، زلفن کو ساتھ لے جائیں گی۔ جب تک یہ سب لڑکیاں اکٹھی بیٹھی رہتی ہیں، یہی مشورہ، یہی مذکورہ آپس میں رہا کرتا ہے۔ میں نے تمہاری خلیا ساس کے منہ پر ایک مرتبہ یہ بات بھی رکھ دی تھی کہ مزاج دار بہو کو اگر ہمارے ساتھ رہنا ناگوار ہے تو اپنا کھانا کپڑا الگ کر لیں۔ مگر رہیں اسی گھر میں۔ پھر تمہاری ساس سے معلوم ہوا کہ مزاج دار کو یہ بھی منظور نہیں۔ آدمی بیاہ خوشی اور آسائش کے واسطے کرتا ہے۔ روز کی لڑائی، آئے دن کا جھگڑا نہایت بری بات ہے۔ اگر تمہاری بی بی کو یہی منظور ہے اور الگ رہنے سے ان کی خوشی ہے تو بسم اللہ ہم کو عذر نہیں۔ جہاں رہو، خوش رہو، آباد رہو۔ خدا نے ایک مامتا اولاد کی ہمارے پیچھے لگا دی ہے، سو کبھی تم ادھر کو آ نکلے، ایک نظر دیکھ لیا، صبر آ گیا۔ گھر کے کام دھندے سے چھٹکارا ملا، میں آپ چلی گئی، تم کو دیکھ آئی۔'' یہ کہنا تھا کہ محمد عاقل کا جی بھر آیا۔ بے اختیار رونا شروع کیا۔ سمجھا کہ آج ماں سے جدائی ہوتی ہے۔ ماں بھی روئی۔ تھوڑی دیر بعد عاقل نے کہا ''میں تو الگ نہیں رہوں گا۔ بی بی رہے یا جائے۔''

سوال نمبر 7۔

ا) وہ کیا حالات تھے جن کی وجہ سے اکبری علیحدہ گھر کرنا چاہتی ہے اور محمد عاقل یہ بات ماننے کے لیے تیار نہیں۔ اقتباس اور ناول کے حوالے سے اپنے جواب کو مثالوں سے واضح کیجیے۔ [10]

ب) محمد عاقل کی ماں کا کردار ایک مثالی ماں کا کردار ہے۔ آپ کے خیال میں کیا یہ ناول ہی تک محدود ہے یا آج کل کی دنیا میں بھی اس طرح کے کردار مل سکتے ہیں۔ ناول کے حوالے سے موازنہ کیجیے۔ [15]

سوال نمبر 8۔ آپ کے خیال میں اکبری اور اصغری کے کرداروں میں فرق کیسے پیدا ہوا؟ آپ اس بات سے کس حد تک متفق ہیں کہ یہ دونوں کردار حقیقی دنیا سے تعلق نہیں رکھتے۔ [25]

دستک نہ دو

تجربے کار اور سمجھ دار مائیں باپ اور بچوں کے درمیان ایک عجب پُر اسرار قسم کی خلیج قائم کر دیتی ہیں۔ خود ہی ان کے درمیان دیوار بن کر حائل ہوتی ہیں اور پھر خود یہ دونوں کے مابین رابطے کا کام دیتی ہیں۔ ایک طرف اپنی حکمت عملی سے باپ کی حیثیت تاج برطانیہ کے وارث کی سی کر دیتی ہیں اور دوسری طرف بچوں کے دلوں میں اُس کی ہیبت پیدا کر دیتی ہیں۔ ''تمہارے ابا نے سن لیا تو! ابا کا مزاج تو تمہیں خوب معلوم ہے۔''

حالانکہ حقیقت یہ ہوتی ہے کہ اولاد پر باپ کا مزاج کُھل ہی نہیں پاتا۔ تمہارے ابا کا لفظ ایک خوف وہیبت کا مظہر ہوتا ہے۔ جو باپ کو اولاد سے، اولاد کو باپ سے بے تعلق اور دور کرتا چلا جاتا ہے۔

کچھ اسی قسم کی دوری اور فاصلہ بیگم جہانگیر نے اپنے بچوں اور شوہر کے درمیان قائم کر رکھا تھا، دونوں لڑکوں اور دو لڑکیوں نے اس فاصلے کو بلا چوں و چرا تسلیم کر لیا تھا۔ ان کے اس بیان پر یقین کرنے میں تامل اور پس وپیش تھا تو اسی سب سے مختلف لڑکی کو۔

وہ جب اپنی گہری اور گمبھیر آواز میں کسی بات پر فضیحت کرنے کے بعد یہ ٹکڑا لگاتیں کہ ''اگر تمہارے باوا نے سن لیا تو پھر تم جانو۔ ان کا مزاج تو تمہیں معلوم ہی ہے۔'' تو گیتی دِل ہی دل میں کہتی۔ اماں بیگم! یہ آپ کا غلط خیال ہے۔ مجھے اپنے باپ کا مزاج خوب معلوم ہے۔ کاش! ان کو ہماری تربیت اور پرورش میں بولنے کا جائز حق حاصل ہوتا تو میرے اور اُن کے درمیان یہ فاصلے حائل نہ ہوتے۔''

سوال نمبر 9۔

ا) گیتی اور ماں کی باتوں کو سننے کے بعد اس بات کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ گیتی آرا اپنی ماں کی نسبت اپنے باپ سے زیادہ قریب تھی۔ اپنی رائے کا اظہار اقتباس کی روشنی میں کیجیے۔ [10]

ب) ''اولاد کی تربیت اور پرورش میں بعض دفعہ مائیں باپ کی مداخلت اور اُن کو بولنے کا حق نہیں دیتیں۔ جس کی وجہ سے بچوں اور باپ کے درمیان فاصلے حائل ہو جاتے ہیں۔'' ناول کے کرداروں کے حوالے سے اس بیان پر تفصیلی بحث کیجیے۔ [15]

سوال نمبر 10 ۔ زبان وبیان کی سادگی، منظر نگاری، مکالمہ نگاری، اپنے ماحول کی عکاسی، تفصیلی بیان مندرجہ بالا خصوصیات میں سے کسی بھی دو خصوصیات کے حوالے سے ناول ''دستک نہ دو'' پر تبصرہ کیجیے۔ [25]

© UCLES 2009

BLANK PAGE

BLANK PAGE

Copyright Acknowledgements:

Sections 1 and 2 © Salim Akhtar; *O Level Urdu Nisaab*; Sang-e-Meel Publications; 2007.
Section 2 © Nazir Ahmed; *Mirat ul Aroos*; Elam o Irfan Publishers, Lahore.
Section 2 © Altaf Fatima; *Dastak Na Do*; Feroz Sons.

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

University of Cambridge International Examinations is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.